بھیک مانگ کر صدقہ کرنے کی منت ماننے کا حکم

مجیب: ابوالحسن جمیل احمد غوری العطاری

فتوی نمبر: Web-509

تاریخ اجراء: 15 صفرالمظفر1444 ھ/12 ستمبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت نے منت مانی کہ اگر میرے ہاں کوئی اولاد ہوئی، تو میں بہتر (72) لوگوں سے بھیک مانگ کر نیاز کروں گی، پھر اس کو اللہ پاک نے بیٹے سے نوازا اور اب وہ لوگوں سے پیسے مانگ رہی ہے۔ اس کے بھیک مانگنے اور اسے بھیک دینے کا شرعی حکم کیا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی ضرورت کے بغیر بھیک مانگنا، ناجائز و گناہ ہے اور گناہ کی منت ماننا گناہ اور اس پر عمل کرنا بھی گناہ ہے۔ نیز جسے سوال (یعنی مانگنا) حلال نہیں اسے اس کے سوال پر دینا بھی جائز نہیں۔

ناجائز کام کی منت ماننا جائز نہیں، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”لا نذر فی معصیۃ۔“ یعنی گناہ کے کام میں نذر نہیں۔“ (سنن الترمذی، کتاب النذور والأیمان، الحدیث: 1524، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”فقیر بن کر بلا ضرورت و مجبوری بھیک مانگنا حرام، کما نطقت بہ أحادیث مستفیضۃ (جیسا کہ بہت سی مشہور و معروف حدیثیں اس معنی پر ناطق ہیں) اور ایسوں کو دینا بھی حرام لأنہ اعانۃ علی المعصیۃ کما فی الدرالمختار (اس لیے کہ یہ گناہ کے کام پر دوسرے کی مدد کرنا ہے جیسا کہ درمختار میں مذکور ہے۔)“ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ494، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ”جسے سوال جائز نہیں اس کے سوال پر دینا بھی ناجائز، دینے والا بھی گنہگار ہو گا۔“ (بہار شریعت، جلد1، صفحہ934، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net